غربت: اسباب، اثرات اور اسلامی تعلیمات اور پاکستانی معاشرے کے تناظر میں حل (تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ)

Poverty:causes,effects and solution in the perspective of Pakistani society and Islamic teachings

M. Mudassar Shafique
V.Lecturer, NUML University Multan, campus:
mudassaraarbi@gmail.com

Abstract

Wealth has key significance in Human life. Human being depends on wealth to fulfill his basic necessities. It is wealth that becomes the causes of separation and the status. The existence of wealth causes honor whereas its deprivations equal to the least in status in someone’s eyes. It is possible to hide richness but poverty cannot be hide. There are various outlooks about wealth in our societies. Wealth is considered heinous thing as well as zenith of human life. By adopting moderate way, it is also regarded as a source of benediction and blind trust in it is also thought as an unlawful. The circulation of wealth is such a mind set on behalf of which stability in societies, brotherhood and love of relations in different classes can be strengthened. In present era, poverty is part and parcel and its solution is only the wealth in incessant circulation. Without any doubt, the belief and Din of one’s cannot be safe in the poverty. The Holy Prophet (Pbuh) also demanded refuge from the after effects of poverty. Hence, in this article to know the causes of poverty and starvation, and Islamic rules or principles to eliminate the poverty will be discussed due to which poverty in Pakistani societies can be decreased.

Keywords: Poverty, Pakistani society, Solution, Islamic teachings.

اس وقت دنیا میں جہاں دوسرے کئی مسائل کا سامنا ہے وہی ایک بڑا مسئلہ بھوک وافلاس اور غربت کا بھی ہے ۔یعنی دنیا کی بہت سی آبادی ایسی ہے جس کو دو وقت کی روٹی تو درکنار، ایک وقت کی روٹی بھی بڑی مشکل سے نصیب ہوتی ہے۔ یہ بھی مسلمہ حقیقت ہے کہ یہ غربت اور بھوک ہی ہے جو انسان کو حیوانیت کی خصوصیات پر عمل کرنے کے لیے مجبور کر دیتی ہے۔ جس کی وجہ سے انسان چوری،، دھوکہ ، قتل، بدمعاشی، راہزنی اور ایسے کئی جرائم کا ارتکاب کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جن کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن غربت اور بھوک ان تمام تصورات کو حقیقت میں بدل دیتی ہے

۔ایک اندازے کے مطابق دنیا میں (1.02 Million) افراد بھوک کے رہتے ہیں۔جب دنیا کا ہر چھٹا شخص فاقہ زدہ ہے جو کہ انسانی تاریخ کا بہت بڑا المیہ ہے تو نہ جانے کتنے لوگ سال میں بھوک کی بدولت لقمہ اجل بنتے ہوں گے۔جن میں کینسر، ملیریا اور دیگر بیماریوں سے مرنے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہیں۔کئی بچے پیدائش سے قبل کم وزن کی بناء پر آنکھیں کھولنے سے محروم رہتے ہیں جس کی بنیادی وجہ ماؤں میں خوراک کی کمی کو قرار دیا گیا ہے۔انسان فقر و فاقہ پر اس وقت تو صبر کر لے جب غربت کا سبب وسائل رزق کی کمی اور افراد کی زیادتی ہو، مگر جب وسائل رزق کی غلط تقسیم اور مال داروں کی غریب طبقہ پر ظلم و زیادتی ہو تو پھر فقر و فاقہ باعث اضطراب واشتعال کا سبب بنتا ہے جس سے باہمی اخوت و محبت کے رشتوں میں وقت کے ساتھ ساتھ دراڑیں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔دین اسلام پوری دنیا کے لیے باعث رحمت ہے اور قیامت تک پیدا ہونے والے مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔غربت دور حاضر کا انتہائی اہم مسئلہ ہے اور یقیناً اس کا حل دین اسلام کے پیش کردہ اصول قوانین کے مطابق گردش دولت میں ہے۔یہاں ہم غربت وافلاس کے اسباب و محرکات بیان کرنے کے بعد غربت کو دور کرنے کے لیے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں وہ اصول و ضوابط بیان کریں گے جن پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف امت مسلمہ بلکہ پوری دنیا اس مسئلے پر قابو پا سکتی ہے۔

اسلوب تحقیق:

زیر نظر مقالہ میں "غربت ،اسباب و محرکات اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کے حل کا مطالعہ کیا گیا ہے۔بیانیہ اور تجزیاتی طریقہ تحقیق اختیار کیا گیا ہے دوران تحقیق قرآن مجید، کتب تفاسیر ،لغات، کتب احادیث اور موضوع سے متعلق کافی انگریزی کتب سے بھی استفادہ کیا گیا ہے اس بات کی ہر ممکن کوشش کی گئی ہے کہ مصادر اصلیہ سے ہی استفادہ کیا جائے لیکن کہیں کہین ثانوی ماخذ کو بھی استعمال مین لایا گیا ہے۔

غربت کا مفہوم:

غربت کے لیے عربی میں فقر اور انگریزی میں (Poverty) کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں جب کہ فقیر اور غریب کو (Poor) کہا جاتا ہے ۔زبیدی فقر کا مفہوم ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں الفقر ، قال ابن سیدہ و قدرہ ان یکون لہ ما یکفی عیالہ او الفقیر من یجد القوت۔[1]

ابن منظور لسان العرب میں رقم طراز ہیں الفقرو الفقر:ضد الغنی ---الفقیر الذی لہ بلغہ من العیش--- و قال

[1] محمد مرتضیٰ زبیدی، تاج العروس، بیروت، دار لفکر۔1994ء، 473/3
Muhammad Murtdā Zubeidī, Tāj-ul-Arūs, (Beirut, Dar ul-Fikr) vol.3, p.473

ابن عربی:الفقیر الذی لا شئی لہ:([2])

فقر اور غربت کے مفہوم کی وضاحت کچھ ان الفاظ میں بھی کی گئی ہے۔

Fundamentally, poverty is a negative term denoting absence or lack of material wealth. Such absence, however, is seldom absolute and the term is usually employed to describe the much more frequent situation of insufficiency either in the possession of wealth or in the flow of income. As J.H.Hollander has pointed out, in ordinary usage poverty is applied to three distinct conditions: economic equality, economic dependence and economic insufficiency.([3])

مولانا مودودی، فقر اور فقیر کے بارے کچھ یوں لکھتے ہیں۔

فقیر سے مراد ہر وہ شخص ہے جو اپنی معیشت کے لیے دوسرے کی مدد کا محتاج ہو۔ یہ لفظ تمام حاجت مندوں کے لیے عام ہے۔خواہ وہ جسمانی نقص اور بڑھاپے کی وجہ سے مستقل طور پر محتاج اعانت ہو گئے ہوں یا کسی عارضی سبب سے سر دست مدد کے محتاج ہوں اور اگر انہیں سہارا مل جائے تو آگے چل کر خود اپنے پاؤں پر کھڑے ہو سکتے ہیں۔([4]) غربت ایک ایسا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے بے روز گاری اور جرائم جیسے کئی مسائل پیدا ہوتے ہیں اس کو ختم کرنے کے لیے کئی طریقہ کار اختیار کیے جاتے رہے ہیں لیکن عملی طور پر کوئی نتائج حاصل نہیں کیے جا سکے۔ہر معاشرہ کی یہ خواہش ہے کہ غربت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیسے ہو؟ مختلف مذاہب اپنے اپنے ادوار میں مختلف حل پیش کرتے رہے ہیں۔اسی طرح کئی فلاسفرز نے بھی اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے تجاویز پیش کی ہیں لیکن تمام غربت کو اس دنیا سے ختم کرنے میں ناکام رہے ہیں۔اسلام جو کہ امن کا دین ہے اس نے غربت کو ختم کرنے کے بہترین حل پیش کیے ہیں جیسا کہ قرآن میں ہے۔ اللّٰهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ وَيَقَدِرُ۔([5])اللہ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔رزق کی تنگی اور کشادگی دونوں معاملات دراصل حکمت پر مبنی ہیں جس کے لیے اللہ فرماتا ہے

---

[2] ابن منظور افریقی، لسان العرب،، طبع بیروت،1986ء،2/1116

Ibn-e- Manzōr Āfriqī, Lisān ul Arab, (Beirut edition)vol.2,p.111

[3] Encyclopedia of Social sciences,colliermacmillan, V,12, P284

[4] ابوالاعلیٰ مودودی، سید، معاشیات اسلام، لاہور: اسلامک پبلی کیشنز، ص319

AbūA‘la Mūdudī, Syed, M‘āshīāt ī Islam, Lahore: Islāmic Publīcations,p.319

[5] الرعد:26:13

Al Qur’ān,13:26

وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهِ لَبَغَوْا فِيْ الْأَرْضِ وَلَكِن يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَاءُ إِنَّهُ بِعِبَادِهِ خَبِيْرٌ بَصِيْر-([6])

اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کا رزق وسیع کر دیتا تو ضرور زمین میں فساد پھیلاتے لیکن وہ اندازہ سے اتارتا ہے جتنا چاہے، بے شک وہ بندوں سے خبر دار ہے۔

دوسری حکمت یہ ہے کہ اللہ پر کھنا چاہتا ہے کہ کون ہے جس کو عطا کیا جائے اور وہ میری آزمائش پر پورا اترے اور اس کی راہ میں مال خرچ کرے۔وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِيْناً وَيَتِيْماً وَأَسِيْراً-([7])اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبت پر مسکین اور یتیم اور اسیر کو۔اللہ نے یہ دنیا اصول ابتلاء کے تحت بنائی ہے۔لہذا یہاں امراء اور غرباء دونوں کی آزمائش کی جا رہی ہے۔اس لیے یاد رہے غریب تھے، ہیں اور رہیں گے۔ گویا غربت منصوبہ خداوندی ہے لیکن غریب کی اعانت بھی دراصل مطلوب ہے اسی وجہ سے امراء کے مال میں غرباء کے لیے حصہ مقرر کر رکھا ہے وَفِيْ أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ۔([8])اور ان کے مالوں میں حق تھا منگتوں اور بے نصیبوں کا۔اپنے اس منصوبے کی تکمیل کے لیے اللہ نے اصحاب ایمان پر مال کے خرچ کو ضروری قرار دیا ہے۔ کبھی زکوۃ و عشر کی شکل میں تو کبھی صدقات کی ترغیب کے پہلو سے اور کبھی مال غنیمت کی تقسیم کے اصول بیان فرمائے ہیں۔إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاء وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِيْ الرِّقَابِ وَالْغَارِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ-([9])

زکوۃ تو انہیں لوگوں کے لیے ہے محتاج اور نرے نادار اور جو اسے تحصیل (عاملین) کر کے لائیں اور جن کے دلوں کو اسلام سے الفت دی جائے اور گردانیں چھوڑانے میں اور قرضداروں کو اور اللہ کی راہ میں اور مسافر کو۔ اس آیت میں بیان کردہ زیادہ عوامل وہ ہیں جو غربت کے ذمرہ میں آتے ہیں۔ گویا غریب کی مدد اور اس سے تعاون اس قدر ضروری ہے کہ صدقات و عطیات کے تمام معاملات کا رخ انسان کی غربت کو ختم کرنے کی طرف موڑ دیا ہے۔

---

[6] الشوریٰ:27:42
Al Qur'ān42:27

[7] الدھر:8:76
Al Qur'ān76:8

[8] الذاریات:19:51
Al Qur'ān 51:19

[9] التوبۃ::60:9
Al Qur'ān 9:60

غربت کے اسباب و محرکات:

غربت کے اثرات اور اسباب انتہائی گھمبیر ہیں اور ہمارے پاکستانی معاشرے میں عام طور پر غربت ورثہ میں ملتی ہے۔جو فقیر ہے اس کا بیٹا بھی فقیر ہو گا اور جو جاگیر دار ہو گا اس کا بیٹا بھی جاگیر دار ہی ہو گا۔ بادشاہیت اور شہنشاہیت ، امارت کی ہی ایک صورت ہے۔جاگیر داران ریاست اور عامۃ الناس امارت و غرابت کا ہی ایک نمونہ ہوتے ہیں۔غربت ہمیشہ سے ہی موجود تھی لیکن اس کا احساس اور افلاس کا خوف سرمایہ دارانہ نظام نے اجاگر کیا ہےTaminiBrij K لکھتا ہے۔

Poverty has been part of us all since time immemorial but it never come on the Global Agenda. The only time the world woke up to take notice was the time of Greatdepression on the 1930 as its ramification went beyond the national boundaries.([10])

اس طرح غربت کی تاریخ کے بارے میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے

The poverty is a humanization problem faced by all societies from the beginning of time and that will continue to dec and solutions in the future.([11])

دنیا میں غربت وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی جارہی ہے حالانکہ اس کے خاتمے کے لیے کئی کوششیں کی جارہی ہیں۔لیکن دراصل حقیقی معنوں میں تو اس کا تعلق معاشیات کے ساتھ ہے لیکن ہمارے معاشروں میں غربت ایک سیاسی اور سماجی مسئلہ بھی ہے۔اگر یہ صرف معاشی مسئلہ ہوتا تو شاید کب کا حل ہو چکا ہوتا جب کہ اس میں سیاسی اور سماجی مداخلت موجود ہے تو یہ یاد رہے کہ اقتصادی، معاشرتی،سیاسی اور سماجی مسائل دو اور دو چار کی طرح حل کرنا ممکن نہیں ہوتے۔جس مسئلہ کے لیے معاشرہ اور انسان ملوث ہوں اس مسئلے کے حل میں بہت سے عوامل شامل حال ہوتے ہیں اور غربت جیسے مسائل کے لیے کئی قسم کے اسباب و محرکات پائے جاتے ہیں جن کی بدولت غربت نہ صرف پیدا ہوئی ہے بلکہ روز بروز اس میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔یہاں کچھ ایسے اسباب کا ذکر کیا جائے گا جو معاشروں میں اور خاص طور پر پاکستانی معاشرے میں غربت کے موجب ہیں۔

[10]Timini, Brij, K, War on poverty, (New dehli),APH, publiching corporation,2004, P111
[11] Kamal abujaber, Income distribution in jordon, oxfordwestview, press,P113

کرپشن اور ہیرا پھیری میں اضافہ :

لوگوں کا ایک دوسرے سے آگے نکلنا فطری طور پر انسانی جبلت میں موجود ہے یہ مسابقت کا پہلو زندگی کے تمام معاملات میں نمایاں ہے۔ یہ مسابقت کی ہی بے اعتدالی ہے جو انسان کو رب اعلیٰ کے دعوے اور دین الہی کی ایجاد تک لے جاتی ہے۔ امیر ترین ہونے کی خواہش اور مال وذر کی برتری قارونی سوچ پیدا ہونے کا سبب ہے۔ اب اس سب کو پانے کے لیے جب جائز ذرائع سے کچھ حاصل نہ ہو تو ناجائز پہلوؤں کی طرف قدم بڑھانا انسانی فطرت کا حصہ ہے۔ اپنے اختیارات کا غلط استعمال ہی دراصل بد عنوانی کا ایک اہم سبب ہے۔ یہاں ملک پاکستان میں ہر انسان رشوت اور لوٹ کھسوٹ کے معاملے میں ایک دوسرے سے آگے ہے۔ یہاں پر سیاست دان، ججز، حکمران اور خواہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھنے والے لوگ ہیں ہو وہ ہیرا پھیری اور بد عنوانی میں انتہاء کو پہنچ چکے ہیں جس کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو نہ توان کا حق ملتا ہے اور نہ روزگار ملتا ہے۔ یہی ارتکاز دولت ہے جو مزید غربت کا سبب بنتی ہے جس کی بناء پر امیر اور غریب کے درمیان خلیج اور زیادہ وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ اس میں صرف پاکستانی معاشرہ ہی نہیں پہلی دنیا کے ممالک بھی شامل ہیں جہاں پر کرپشن اور بد عنوانی عروج پر ہے۔

Rich countries and their agencies .... commonly have been and are accomplices in corruption abroad, encouraging it by their actions rather then impeding it........([12])

ناخواندگی کا بڑھتا ہوا رجحان :

غربت کے اسباب میں سے سب سے بڑا اور اہم سبب تعلیم اور شرح خواندگی کی کمی ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کی اہم خصوصیات تعلم اور خواندگی ہے۔ معاشرتی رویے جب بدل جائیں، اخلاقیات کا جنازہ نکل جائے، معاشرتی اقدار دم توڑ جائیں، لوگ تعلیم و تعلم سے رخ موڑ لیں، انسانیت خیر سے تہی دامن ہو جائے تو ایسے حالات میں دانشور حالات کی بہتری کے لیے یہ جملہ کہتے ہیں کہ اب اس کی ابتداء تعلیم سے ہونی چاہیے۔ تعلیم دراصل ظلمت کی سیاہ رات میں صبح نو کی کرن ہوتی ہے جس کے ذریعے بند دروازے کھلتے چلے جاتے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ تعلیم انسانی وسائل کی تعمیر و ترقی کے لیے بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

Literary, the ability you read, write and comprehend information, is obviously a fundamental component of human resource development . The

[12]www.globalissues.org

percentage of LDC adults(persons15 years of age and older) who are illiterate has fallen from 60% in 1960 to 36% in 1990.([13])

جن ممالک نے بھی ترقی کی ہے یازمانے کی مشکلات کو للکارا ہے انہوں نے عوام کو تعلیم اور خواندگی کے ہتھیار سے مسلح کر کے کیاہے اور غیر ترقی یافتہ ممالک میں شرح خواندگی بہت کم ہے۔ جب کہ یورپ اور امریکہ میں ناخواندگی تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔

" The highest illiteracy rates are found in Africa (50%) and the Arab states(45%) followed by South Asia(45%) ,East Asia(24%) and Latin America and Europe , illiteracy rates are (1%) and (25%) respectively.([14])

بے روزگاری کا بڑھتا ہوا سیلاب:

غربت دراصل مال ودولت کی کمی کا نام ہے۔جب لوگوں کے پاس روزگار نہیں ہوگا اور روزگار کے مواقع میسر نہیں ہوں گے تو مال ودولت کمانا مشکل ہوگا۔اس لیے بے روزگاری غربت کے اسباب میں سے بڑا سبب ہے۔

جیسا کہ Myrdal Gunnar, لکھتا ہے

"In the mainstream of economic theory, Unemployment and underemployment on a vast scale are regarded as a primary cause of poverty.([15])

پاکستان میں بے روزگاری دن بدن بڑھتی جارہی ہے جو کہ معاشرے کے لیے خوش آئند پہلو نہیں ہے۔پاکستانی معاشرے کے مختلف اداروں کے مہیا کردہ اعداد وشمار میں فرق پایا جاتا ہے۔

منصور علی خان اس بابت لکھتے ہیں غربت بہت بڑی لعنت ہے تو بے روزگاری غربت کی بہن ہے جس سے بھوک جنم لیتی ہے۔۔۔پاکستان میں بے روزگاری کا گراف بہت اونچا ہے۔پاکستان اکنامک سروے کے مطابق ۲۰۰۲ء میں پاکستان میں بے روزگاری ۹ فیصد تھی اور ۴۔۲۰۰۳ء میں ۸۔۷۲ فیصد تھی لیکن پاکستان منصوبہ بندی کمیشن کے مطابق یہ ۱۰ فیصد تھی۔(۱[16])بے روزگاری کے خاتمے کے ساتھ ہی غربت کے معاملے میں کافی حد تک کمی ممکن ہوسکتی ہے اور یہ یاد رکھنا ہوگا کہ بے روزگاری ایسا عفریت نہیں ہے کہ اس کو نظر انداز کیے بغیر غربت کا بندوبست ممکن ہوسکے۔

---

[13]Todero, Michael, P, Economic development,(London) P 383

[14]Abid:p 383

[15]Myrdal, Gunnar, Asian Drama, Pelican book,P 962

[16]منصور علی خان، تقدیر امم،(ڈاکٹر خالد محمود ترمذی،) لاہور، امہ پبلی کیشنز،2006ء، ص156

Mansōr Ali Khān, Taqdīr Umm, (Dr. Khālid Mahmōd Tirmidhi,) Lahore, Umm Publications,2006,p156

مال و دولت کے حصول میں عدم مساوات:

غربت کا ایک سبب دولت کی غیر منصفانہ تقسیم ہے اور امراء اور غرباء کے درمیان پائے جانے والا تفاوت مسلسل بڑھ رہا ہے۔

" In equality is increasing around the world while the world appears to globalize. Even the wealthiest nation has the largest gap between rich and poor compared to other developed nations.([17])

مختلف ممالک کے مختلف طبقات کا بھی موازنہ کیا جائے تو ان میں بھی نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ مثلاً مزدوروں کے طبقوں کو دیکھا جائے تو ان کے درمیان بھی فرق ہے۔ ڈاکٹر عبد السلام لکھتے ہیں۔

پاکستان میں ہم کمانے والے کوئی پچاس فیصد ہیں اور روزانہ آٹھ آنے سے کم پر گزر اوقات کرتے ہیں۔ ان میں سے ۷۵ فیصد ایک روپے سے بھی کم کماتے ہیں۔ اس ایک روپے میں دو وقت کا کھانا، کپڑا، رہائش اور تعلیم سبھی کچھ شامل ہے۔ اس کے مقابلے میں کوئی شار سو میلین لوگ جو یورپ اور شمالی امریکہ میں آباد ہیں ان کی آمدنی کوئی ۱۵ روپے روزانہ ہے۔([18])

دولت کی منصفانہ گردش بہت ضروری ہے جو معیشت اس کا اہتمام نہیں کر سکتی وہ بگاڑ کا شکار ہو جاتی ہے اور وہ معاشرہ نہ صرف غربت بلکہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے۔

A nation that cannot order its economics on healthy and strong foundations has little prospect of success or prosperity.([19])

چیزوں کے خریدنے کا فرق جو امراء اور غرباء طبقوں میں پایا جاتا ہے یہ بھی ایک غربت کا سبب ہے۔ غرباء کی قوت خرید جواب دے جاتی ہے۔ جس کے نتیجے میں مزید بے روزگار مزدوروں کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ جس کے بعد ہمارے معاشرے میں چوری، ڈکیتی یا مجبوراً خودکشی کے معاملات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

---

[17]www.globlissues.org

[18]عبد السلام، ڈاکٹر، پاکستان، سائنس، تعلیم اور معیشت، (مترجم: شہزاد احمد) تحلیقات، لاہور، 2003ء، ص96-97

Abdl Salām, Doctor, Pākistān, Science, t'līmaūr m'īst, (Translator: Shehzād Ahmed) Research, Lahore,2003.p96-97

[19]Siddique, Mazharuddīn, Marxism or Islam, Dawah academy, Islamabad, P135

غربت کے معاشرے پر اثرات:

اسلام معاشرے کے تمام افراد کے لیے ان ذرائع تک رسائی دیتا ہے جن سے معاشرے میں رہنے والے افراد اپنے آپ کو غربت سے محفوظ کر سکتے ہیں۔

غربت کا اخلاقیات پر اثر:

غربت کے اثرات انسان کے سیرت و کردار پر موجود ہوتے ہیں۔ بعض اوقات یہ انسان کے سیرت و کردار کو بدل کر رکھ دیتی ہے۔ غربت کے دیئے گئے حالات سے مجبور ہو کر کبھی انسان کچھ ایسا کر گزرتا ہے جسے نہ تو عقل تسلیم کرتی ہے اور نہ ہی وہ عمل انسانی عزت نفس کے شایان شان ہوتا ہے۔ غربت کی بناء پر انسان کے نزدیک اخلاقی قدروں کے پیمانے بدل جاتے ہیں اور پاکستانی معاشرے میں غربت کی وجہ سے لوگ کئی قسم کی مجرمانہ عادات میں گھر جاتے ہیں۔ جن میں ڈاکہ زنی، چوری جیسے معاملات شامل ہیں۔ جن کے نتائج نہ صرف کسی ایک فرد بلکہ پورے معاشرے کو بھگتنا پڑتے ہیں ۔انسان سے متعلقہ ساری قدریں اور نظریات ملیامیٹ ہو جاتے ہیں۔

غربت کا اثر افکار انسانیت پر:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ انسان غربت میں نہ صرف اپنے کردار اور ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے بلکہ بعض اوقات تو اس کے افکار و خیالات بھی بڑی حد تک اس سے متاثر ہوتے ہیں۔ غربت انسان سے سوچنے کی صلاحیت ہی سلب کر لیتی ہے کیونکہ ان کی پہلی پہنچ اہل و عیال کے لیے سہولیات کی فراہمی ہوتی ہے۔ڈاکٹر یوسف قرضاوی، محمد بن حسن شیبانی کی طرف منسوب حکایت بیان کرتے ہیں کہ ایک دن محمد بن حسن شیبانی بیٹھے مسائل حل کر رہے تھے اتنے میں باندی نے گھر میں آٹا نہ ہونے کی شکایت کی، امام محمدؒ نے جھنجلا کر فرمایا تیرا ناس ہو۔ توں نے بیسیوں مسائل میرے ذہن سے نکال دیئے ہیں۔ امام ابو حنیفہ سے بھی یہ منقول ہے کہ جس کے گھر میں کھانے کو نہ ہو اس سے مشورہ نہ لو۔(20) در حقیقت ایسا اسی لیے ہے کہ حالات کی وجہ سے خیالات پراگندہ ہو چکے ہوتے ہیں اور ایسے حالات میں ذہنی صلاحیت میں وہ طاقت اور اعتماد موجود نہیں ہوتا جو ذہنی سکون اور اہل و عیال کی طرف سے اطمینان کے بعد ہوتا ہے۔

---

[20] یوسف قرضاوی، ڈاکٹر، اسلام میں غربت کا علاج، مترجم: علامہ نصیر احمد، لاہور، علی پبلیشرز، ص32
Yōusuf Qaradāwī, Doctor, Islām main ghrbt kā ‘laj, Translated by: Allama Nsīr Ahmed, Lahore, Ali Publishers, p32

غریبی ایمان کے لیے خطرہ ہے:

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ غربت کی بناء پر عمومی طور پر لوگ اپنا ایمان کھو بیٹھتے ہیں اور ایسا ان حالات یا مقامات پر ہوتا ہے جہاں آپ کے دائیں بائیں دولت کی فراوانی ہو اور آپ کے ہاتھ میں ایک کھوٹا سکہ تک نہ ہو۔ ہمارے معاشرے میں مزدور انتہائی محنت کش ہے جب کہ امراء طبقہ ان لوگوں کی محنت کی مزدوری کی حق تلفی کرتے ہوئے عیش و عشرت کی زندگی گزارتے نظر آتے ہیں۔ جس کی بناء پر انسان کا اللہ کی ذات سے تقسیم رزق کے بارے میں ایمان کمزور ہونے لگتا ہے اور لامحالہ شیطان ایسے مواقع پر زبردست حملہ آور ہوتا ہے۔ عمومی طور پر ایسے حالات اس وقت زیادہ گھمبیر شکل اختیار کرتے ہیں جب آپ کے پڑوس میں شاہانہ طرز عمل اپنایا جا رہا ہو۔

ڈاکٹر یوسف قرضاوی اس بارے میں لکھتے ہیں کہ عقیدے کی اس خرابی کو دیکھ کر ہمارے اسلاف نے کہا ہے کہ جب غریبی کسی بستی کا رخ کرتی ہے تو بے دینی اس کے پیچھے ہو لیتی ہے۔ حضرت ذوالنون مصری نے فرمایا کہ بے صبرے اور فاقہ کش افراد بد ترین کافر ثابت ہوتے ہیں اور یوں بھی صبر کا مادہ لوگوں میں کم ہی ہوتا ہے۔[21] اور یہی وجہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے غربت و افلاس اور کفر دونوں سے پناہ مانگی ہے۔اللهم انی اعوذ بک من الکفر والفقر۔[22] ایک دعا میں آپ ﷺ نے فرمایا اللهم انی اعوذ بل من الفقر والقلة والذلة و اعوذ بک من ان اظلم او اظلم۔[23] اے اللہ میں ذلت و ناداری سے، ظالم و مظلوم بننے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

غریبی کا خاندان پر اثر:

ڈاکٹر محمد قرضاوی لکھتے ہیں کہ غریبی خاندان کو مختلف پہلوؤں سے متاثر کرتی ہے۔ کبھی تو ایسے موقعوں پر اثرات رونما ہوتے ہیں جب خاندان کی تعمیر ہو رہی ہوتی ہے یا اس کے بقاء واستحکام کا وقت ہو یا اسکے اندر شامل افراد میل

---

[21] یوسف قرضاوی، ڈاکٹر، اسلام میں غربت کا علاج، ص 29
Yōusuf Qaradāwī, Doctor, Islām main ghrbt kā ‘laj,p29

[22]، سلیمان ابن اشعث ابوداؤد، امام، سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 5090، ریاض: دار السلام
Slaīman Ibn Ash‘ath Abu Dawūd, , Sūnan AbīDawūd, Hadīth No:5090Ryādh: Dar us Slām

[23] شعیب بن احمد نسائی، امام، سنن نسائی، رقم الحدیث: 5460۔ دار السلام، ریاض
Sho‘īb bin Ahmad Nsā'ī, , Sūnan Nsa'ī, Hadīth No:5460 Ryādh: Dar us Salām

جول پیدا کرنے کی ضرورت پر زور دے رہے ہوتے ہیں۔اسی لیے جب خاندان کی تعمیر یعنی (نکاح) کا موقع آتا ہے تو غریبی ایک سبب بن کر نکاح کے آڑے آکھڑی ہوتی ہے لیکن قرآن ان لوگوں سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے۔

وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُونَ نِكَاحاً حَتَّى يُغْنِيَهُمْ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ-([24])

اور چاہیے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کردے اپنے فضل سے

ایک پہلو وہ ہے جب ہمارے معاشرتی ادارے خاندان کے افراد کا آپس میں میل جول کا وقت آتا ہے تو اس غریبی کی وجہ سے آباد گھر ویران ہو جاتے ہیں۔صاحب اولاد اس قدر شقی القلب ہو جاتے ہیں کہ غربت کی وجہ سے اپنے جگر گرشوں کو فنا کے گھاٹ میں اتار دیتے ہیں۔خود غریب ہوتے ہیں اور ان کا خیال ہوتا ہے کہ زیادہ بچوں کی پیدائش اور ان کی تربیت ان کی مفلسی کا سبب بنے گی لیکن قرآن نے ہمیشہ ایسے ناپاک عزائم کی مذمت کی ہے۔وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلاَدَكُم مِّنْ إمْلاَقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَإِيَّاهُمْ ۔([25]) اور اپنی اولاد قتل نہ کرو مفلسی کے باعث، ہم تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے۔جب کی دوسری آیت میں " خَشْيَةَ إِمْلاق " کا لفظ موجود ہے اور وہی غریبی کی طرف اجارہ کرتا ہے۔وَلاَ تَقْتُلُواْ أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُم۔([26])اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو مفلسی کے ڈر سے، ہم انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی۔بہر حال مفلسی حقیقت میں ہو یا اس کا شائبہ ہو، کسی بھی حالت میں اس حیا سوز حرکت کی اجازت نہیں ہے۔([27])

گداگری اور معاشرے میں اس کا بڑھتا ہوا رجحان:

گداگری جس کو عام طور پر لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلانے کے طور پر لیا جاتا ہے، ہمارے معاشرے میں اس حد تک سرایت کر چکی ہے کہ لوگوں کو اس سے کوئی عار محسوس نہیں ہوتا بلکہ کچھ لوگ تو اس کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔اس کا

[24] النور:33:24

Al Qur'ān 33:24

[25] الانعام:151:7

Al Qur'ān 7:151

[26] بنی اسرائیل:31:17

Al Qur'ān 17:31

[27] القرضاوی، یوسف، ڈاکٹر، اسلام میں غربت کا علاج، ص32

Yōusuf Qaradāwī, Doctor, Islām main ghrbt kā 'laj,p32

بھی سب سے بڑا سبب دراصل غربت ہی ہے۔ لیکن بد قسمتی سے ہمارے معاشرے کے افراد اس کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ سب لوگ جن کے ہاتھ پاؤں سلامت ہیں کوئی عیب موجود نہیں ہے، لیکن ان کو مانگنے ہیں کسی قسم کی شرم و حیا اور عار محسوس نہیں کرتے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ معاشرے میں غربت بھی یقینی ہے لیکن غربت کی آڑ میں ایک خاص طبقہ بھیک کے ٹکڑوں پر ہنسی خوشی گزر اوقات کر رہے ہیں لیکن محنت کرنا گوارا نہیں کرتے۔ حالانکہ دین اسلام نے دست سوال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سوال کرنے کو اس قدر مذموم قرار دیا ہے کہ صحابہؓ اپنی ضروریات کے لیے بھی دوسروں سے جائز سوال کو مناسب خیال نہیں کرتے تھے۔ حضرت عوف بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہم نو، آٹھ یا سات آدمی موجود تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم اللہ کے رسول ﷺ سے بیعت نہیں کرتے اور ہم نے انہی دنوں آپ ﷺ سے بیعت کی تھی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم تو آپ ﷺ سے بیعت کر چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس بات کی کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناؤ گے اور پانچ نمازیں پڑھو گے اور اللہ کی اطاعت کرو گیا ور ایک بات آہستہ سے فرمائی" والاتسئالون الناس شیاء" حضرت عوف کہتے ہیں کہ میں نے بیعت کرنے والے اس گروہ کے بعض ساتھیوں کو دیکھا کہ " يسقط سوط احدهم فما يسال احدان يناله اياه" اگر ان کا چابک بھی گر جاتا تو وہ کسی سے اس کے اٹھا کر دینے کا سوال نہ کرتے۔([28]) گدا گری کے پہلو کو روکنے کے لیے نبی اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ سوال کرنے والے شخص کے چہرے سے حسن و نور بھی غائب ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا ایسا آدمی جب بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو گا تو "وليس في وجهه مزعة لحم" اس کے چہرے پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہیں ہو گا۔([29]) ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو آدمی مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے مانگتا ہے تو وہ انگاروں کا سوال کرتا ہے خواہ کم کرنے یا زیادہ کرنے کے لیے۔([30]) اس عمل کے برعکس مومن اپنی آخرت اور دنیا دونوں سنوارنے کے لیے مشغول عمل رہتا ہے۔ حالانکہ مومن لی نیک کاموں کی طرف رغبت اور اس میں مشغولیت کو نیک عمل سے تعبیر کیا گیا ہے۔ عمل صالح کے لیے حمید

---

[28] مسلم بن حجاج، امام، الصحیح المسلم، رقم الحدیث: 2299، ریاض، دار السلام

Muslim ibn Hajj$\bar{a}$j, Al-Ṣaḥīḥ Muslim, Hadīth No:2299 Ry$\bar{a}$dh: Dar us Sal$\bar{a}$m

[29] ایضاً: رقم الحدیث: 2296

Abid:Hadīth No:2296

[30] ایضاً: رقم الحدیث: 2295

Abid:Hadīth No:2295

الدین فراہی لکھتے ہیں جو انسان کے لیے زندگی اور نشو نما کا سبب بن سکے اور جس کے ذریعے سے انسان ترقی کے ان اعلیٰ مدارج تک پہنچ سکے جو اس کی فطرت میں ودیعت ہیں۔ ([31])۔گدا گری بھی غربت کے اثرات میں سے ایک پہلو ہے لیکن اس کو تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں اور عصر حاضر کے حالات کے مطابق حکمت کے ساتھ اس کا تدارک کیا جا سکتا ہے۔غربت اور گداگری ایسے قبیح افعال ہیں جو معاشرے کو دیمک کی طرح چاٹ رہے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں غربت کا حل:

اسلام دین امن ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اسلام کی تعلیمات ہر اس محاذ کے خلاف کھڑی نظر آتی ہیں جن سے معاشرہ کے استحکام کو نقصان کا اندیشہ ہو۔تاکہ وہ تمام معاملات جن میں عقائد ، رہن سہن کے طریقے ، خاندان اور سماج کی حفاظت مقصود ہو،ان کے ارد گرد حفاظتی دیوار کے طور پر موجود ہوتا ہے۔اسلام ایک ایسے معاشرے اور خاندان کی تعمیر و تشکیل چاہتا ہے جس میں اخوت ، عدل وانصاف اور اعتدال پر مبنی حیات زندگی ہو۔اور یہ تب ممکن ہے جب لوگوں کے پاس رہنے سہنے ، کھانے پینے اور پہننے جیسی بنیادی ضروریات مہیا ہوں گی۔ جن سے ان کی انفرادی ،اجتماعی یا ازدواجی زندگی بغیر کسی مسئلے ، کدورت ، نفرت وبغض اور حسد کے بغیر اپنے رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے ساتھ خاص ہو گی۔ یہاں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کچھ ایسے پہلو بیان کریں گے جن پر عمل پیرا ہو کر نہ صرف اسلامی معاشرہ بلکہ دنیا کے تمام معاشروں میں غربت اور اس جیسی باقی عمرانی مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔

محنت و حرکت میں برکت اور کام کی عادت:

زندگی و موت کا مالک اللہ ہے اور اسی کے قبضہ قدرت میں انسان کے باقی اعمال ہیں۔صحت و بیماری بھی وہی عطا کرتا ہے اور غربت اور تونگری بھی اسی کی طرف سے ہوتی ہے۔غربت فی والواقع بہت تکلیف دہ اور رسوا کن چیز ہے جو کہ چھپائے نہیں چھپتی۔ A dictionary of economics میں ہے۔

If rich, it is easy enough to conceal our wealth but, if poor, it is not quite so easy to conceal our poverty . We shall find it is less difficult to hide a thousand guineas , than are hole in our coat.([32])

---

[31]امین احسن اصلاحی،تدبر قرآن،لاہور: فارن فاؤنڈیشن،8،536

Am*ī*n *Ā*hsan Isl*ā*h*ī*, Tdb*ū*r-e- Qur'an, Lahore: F*ā*rn Foundation,vol.8,p.536

[32]A dictionary of economics Quotations, London croom Helm,1981, P139

لہذا جس طرح انسان موت سے بچنے اور زندگی کے حصول کے لیے کوشش کرتا ہے، جس طرح بیماری کی شکل میں حفظان صحت کے اصولوں پر عمل کیا جاتا ہے اور بیماری کی شکل میں علاج کی طرف راغب ہوتے ہیں اسی طرح اسلام انسان کو غربت کے علاج اور حل کے طور پر محنت اور حرکت کی تلقین کرتا ہے۔ انسان کو اپنی تمام تر صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے محنت کرنی چاہیے تاکہ غربت سے نجات حاصل کی جاسکے۔ اور اسی بات کا درس اللہ تعالیٰ دیتا ہے کیونکہ محنت اور عملی طور پر کام کرنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند ہے۔ اللہ کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا بلکہ جو جتنی محنت کرتا ہے وہ اسے عطا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے وَأَن لَّيْسَ لِلْإِنسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ۔([33])اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش اور مزید فرمایا فَامْشُوا فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ۔([34])تو اس کے رستوں میں چلو اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور نبی اکرم ﷺ نے بھی محنت اور عمل کرنے پر ابھارتے ہوئے تلقین فرمائی۔

طلب كسب الحلال فريضة بعد الفريضة([35])رزق حلال کی طلب کی کوشش کرنا فرائض کے بعد ایک اہم فرض ہے۔ اسی طرح کام کی تلاش میں کام کرنے اور اس کے نتیجے میں غنی ہونے کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا۔

سافروا تستغنوا۔([36])کام کرنے کے نتیجے میں تین فوائد حاصل ہوتے ہیں ان میں سے ایک غربت کا خاتمہ ہے

"Work banishes those three great evils, Boredom, vice and poverty.([۳۷])

کام (محنت) کرنا تین برائیوں کو جڑ سے نکال پھینکتا ہے، بوریت کو، عیب جوئی کرنے کے عمل کو اور غربت کو۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ عمل و حرکت و محنت ہی ہے جس کی بدولت انسان دولت کما سکتا ہے، ویران زندگی میں سرسبز شادابی لا سکتا ہے۔ غریبی اور ناداری کے خلاف فیصلہ کن جنگ کر سکتا ہے۔ اس عمل اور محنت کی طرف اشارہ اللہ

---

[33] النجم: ۳۹

Al Qur'ān 53:39

[34] الملک: ۱۵

Al Qur'ān 67:15

[35] حسام الدین برھان پوری، امام، کنز العمال، رقم الحدیث، 9231، مطبعہ مجلس دائرہ المعارف، 1373ھ،

Hasām Udin Burhān Pūrī, , Imam, KinzĀl-'māl,-Hadīth No: 9231, Majlis dāirh al m'ārif,1373H

[36] عبد القوی زکی الدین المنذری، امام، الترغیب والترہیب، مطبوعہ دار الحدیث۔ قاہرہ، ۱۴۰۷ھ، ۲، ۸۳

Abdul Qūī Zakī-ud-Dīn Al-Mndhrī, Al-Trghīb wa Al-Tarhīb, Dar Al-Hdīth Press, Qāhrah,1407H.vol.2.p.83

[37] A dictionary of economics Quotations, P 202

تعالیٰ نے حضرت صالحؑ کی قوم کو فرمایا

يَا قَوْمِ اعْبُدُواْ اللّهَ مَا لَكُم مِّنْ إِلَهٍ غَيْرُهُ هُوَ أَنشَأَكُم مِّنَ الأَرْضِ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا-(۳۸)

اے میری قوم! اللہ کو پوجو،اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں اور اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور اس میں تمہیں بسایا۔اللہ تعالیٰ کوئی ایسی پابندی بھی عائد نہیں کرتا کہ فلاں کام کرو اور فلاں کام نہ کرو سوائے ان کاروباروں کے جو معاشرے کی فلاح کی بجائے ان کے لیے ضرر کا باعث ہوں۔خواہ جتنا ہی ادنیٰ پیشہ کیوں نہ ہو،پیدائش دولت کے لیے اس کو اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔بلکہ مختلف پیشوں کو اختیار کرنے کے لیے نہ صرف رغبت دلائی گئی ہے بلکہ ان کی فضیلت کا اظہار بھی کیا گیا ہے۔جس طرح تجارت کی اہمیت کی طرف آپ ﷺ نے کچھ یوں اشارہ فرمایا۔

التاجر الصدوق الامين مع النبين والصديقين والشهداء-(۳۹)

سچے تاجر کا ساتھ انبیاء،صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔

زراعت اور کاشتکاری کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا۔ما من مسلم يزرع زرعا او يغير من غرسا فياكل منه طير او انسان او بهيمة الاكان له به صدقة-(۴۰)جب کوئی مسلمان کاشتکاری کرتا ہے یا کوئی پودا لگاتا ہے اور پھر اس سے کوئی پرندہ،چوپایہ یا انسان مستفید ہوتا ہے تو اس کی طرف سے یہ عمل صدقہ تصور کیا جاتا ہے۔اسی طرح دستکاری اور صنعت و حرفت کی طرف آپ ﷺ نے کچھ یوں توجہ دلوائی۔ما اكل احد طعاما قط الخير من ان ياكل من عمل يده۔(41)کسی آدمی نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے زیادہ لذیذ کھانا نہیں کھایا ہوگا۔من امسیٰ كالامن عمل يده امسیٰ مغفور له ۔(42)جو شخص کام کرتے کرتے شام کر دے اور تھک جائے،خدا اسے معاف کر دے گا۔اور اسی

---

38 ھود:۶۱

Al Qur'ān 11:61

39 محمد بن عیسیٰ ترمذی،امام،جامع ترمذی،رقم الحدیث:،1209،ریاض,دارالسلام

Muhammad ibn I'saTiridhī, Jam'al-Tirmdhī, Hadīth No 1209,Ryādh: Dar us Salām

40 محمد بن اسماعیل بخاری،امام، صحیح البخاری،رقم الحدیث: 2320ریاض,دارالسلام

Muhammad bin ʿIsmāʿīl Al Bukhārī, Al Jāmʿi Al-Ṣaḥīḥ,Hadith no:2320,Ryādh: Dar us Salām

41 ایضاً: رقم الحدیث: 2070

Abid:2070

42 سلیمان بن احمد طبرانی،امام،المعجم الاوسط،رقم الحدیث:۷۵۲۰،طبع دارالحرمین

طرح محنت کی ترغیب رسول اللہ ﷺ نے بھی کچھ یوں فرمائی ہے۔قال رسول اللہ □ لان یحتطب احدکم مزمة علی ظهره،خير من ان يسال احداً، فيعطيه او يمنعيه-([43])رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ پر لکڑیوں کا گٹھا باندھ کر لائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ کسی شخص سے سوال کرے، پھر وہ اس کو دے یا منع کر دے۔

سفر، رزق کا وسیلہ

ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ غربت اور بے روزگاری کی دلدل میں اس لیے بھی پھنستے جا رہے ہیں کہ ایک تو محنت نہیں کرتے اور دوسرا ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ گھر والوں کے پاس رہتے ہوئے کوئی کام ملے کیونکہ وہ اپنے دیس، علاقے یا گھر والوں سے دور نہیں رہنا چاہتے۔ ان کے مطابق پردیس میں رہنا وحشت کا سبب ہے۔ وہ گھر میں رہتے ہوئے سوکھی اور روکھی روٹی کھا کر گزارا کر لیں گے لیکن سفر نہیں کریں گے۔ لیکن اسلام انسان کو اس سوچ سے نکالتے ہوئے لوگوں کو خبردار کرتا ہے کہ ایسے شیطانی وسوسے دلوں سے نکال دو جو تمہیں محنت کرنے اور بچوں کے لیے روزی کمانے کے لیے پردیس جانے سے روکتے ہوں۔ کیونکہ اسلام انسان کو روزی تلاش کرنے کے لیے اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے بھرپور دنیا سے مستفید ہونے کے لیے نئے نئے میدانوں اور ملکوں میں جانے اور سفر کرنے کی ترغیب دیتا ہے کیونکہ اللہ کی زمیں بڑی کشادہ اور اس کا رزق بے پایاں ہے۔

اللہ کا ارشاد ہے وَمَن يُهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِيْ الأَرْضِ مُرَاغَماً كَثِيْراً وَسَعَة-([44])اور جو اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ کر نکلے گا وہ زمین میں بہت جگہ اور گنجائش پائے گا مزید فرمایاوَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِيْ الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّه-([45])اور کچھ زمین میں سفر کریں گے اللہ کا فضل تلاش کرنے میں اور یہی وجہ ہے کہ ان نصوص کی بناء پر صحابہ کرامؓ

Slīmān Bin Ahmad Tbrānī, Al-M'jm Al-A'sat, Hadith Number:75201,Darul harmain

[43] بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الصحیح البخاری، رقم الحدیث: 2073
Muhammad bin ʿIsmāʿīl Al Bukhārī, Al Jāmʿi Al-Ṣaḥīḥ,Hadīth no:2073

[44] النساء: ۱۰۰

Al Qur'ān 4:100

[45] المزمل: ۲۰

Al Qur'ān 73:20

نے اللہ کی راہ میں جہاد کیے، حصول علم اور رزق کی تلاش میں دور دراز کے سفر بھی کیے۔ اسی لیے آج بھی اگر اس سنت صحابہؓ کو اپنایا جائے اور رزق کی تلاش کے لیے دوسرے شہروں اور ملکوں میں جایا جائے تو یقیناً جب باہر کا پیسہ ملک میں آئے گا تو نہ صرف اس سے خاندانی غربت بلکہ ملکی مفلسی اور حالات بھی یقیناً بدل جائیں گے۔

گردش دولت اور غربت کا علاج:

دنیا میں دو طرح کے نظام موجود ہیں ایک وہ نظام جو انفرادی حالات کو یا شخصیت کو بدلنے میں مددگار ہوتے ہیں جس کو ہم لادینیت کا نظام کہہ سکتے ہیں اور دوسرا وہ نظام ہے جو ایک فرد کی بجائے مجموعی طور پر پورے معاشرے کی نہ صرف دیکھ بھال کرتا ہے بلکہ اس کی فلاح و بہبود اور استحکام کے لیے بہترین ذرائع مہیا کرتا ہے۔ جس کے نتیجے میں انسانوں کے درمیان اخوت، مروت، موئدت اور ایثار و انفاق کے جذبات پیدا ہوتے ہیں۔ یہ نظام دین اسلام کا پیش کردہ ہےجس کے مطابق اگر خراج اور جزیہ آ رہا ہے یا مال غنیمت حاصل ہو رہا ہے یا صدقات نافلہ و واجبہ مل رہے ہیں ان سب کے ثمرات پورے معاشرے تک پہنچتے ہیں۔ اسی لیے یہ اصول بنایا گیا ہے کہ اپنے مالوں کو صدقوں سے پاک کرو اور ایک دوسرے کی مدد کرو۔ خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِم بِهَا۔[46] اے محبوب ان کے مال میں سے زکوۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو مزید فرمایا كَيْلَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُم۔[47] کہ تمہارے اغنیاء کا مال نہ جائے۔

اسلام گردش دولت کے عمل کا تسلسل کی بنیاد پر حامی ہے۔ سورۃ الحشر کی بیان کردہ آیت میں گردش دولت کے پہلو میں مودودی صاحب فرماتے ہیں یہ قرآن مجید کی اہم ترین اصولی آیات میں سے ہے جس میں اسلامی معاشرے اور حکومت کی معاشی پالیسی کا یہ بنیادی قاعدہ بیان کی گیا ہے کہ دولت کی گردش پورے معاشرے میں عام ہونی چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ مال صرف مالداروں ہی میں گھومتا رہے یا امیر روز بروز امیر تر اور غریب روز بروز غریب تر ہوتے چلے جائیں۔ [48]

---

[46] التوبۃ: ١٠٣

Al Qur'ān 9:103

[47] الحشر: ٧

Al Qur'ān 59:7

[48] ابوالاعلیٰ مودودی، سید، تفہیم القرآن، لاہور، ادارہ ترجمان القرآن، ج ٥، ٣٩٣۔

امین احسن اصلاحی اس بابت لکھتے ہیں:

اسلام یہ پسند نہیں کرتا کہ دولت کسی خاص طبقہ کے اندر مرتکز ہو کر رہ جائے بلکہ وہ چاہتا ہے کہ اس کا بہاؤ ان طبقات کی طرف ہو جو اپنی خلقی کمزوریوں یا فقدان وسائل کے سبب سے اس کے حصول کی جد وجہد میں پورا حصہ نہیں لے سکتے۔ اس مقصد کے حصول کے لیے اس نے افراد کو زیادہ سے زیادہ انفاق پر ابھارا ہے اور ان کے اس آزادانی انفاق کو ان کی روحانی ترقی کا سب سے بڑا ذریعہ قرار دیا ہے اور قانون کے ذریعے بھی ہر صاحب مال کے مال میں سے ایک حصہ غریبوں کے حق کی حیثیت سے الگ کر کے حکومت کی تحویل میں دے دیا ہے۔(49)

اللہ اور نبی اکرم ﷺ نے ابتداء ہی سے مسلمانوں کو انفاق اور مال غنیمت کی تقسیم کے اہتمام کے لیے نہ صرف ابھارا ہے بلکہ صدقات کو عمال کو دینے اور عوام الناس پر خرچ کرنے کے احکامات بھی دیئے۔ تقسیم دولت کے ایسے معاملات کی بناء پر امراء اور غرباء کے طبقات میں واضح کمی نظر آتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تو خذ من اغنیاءھم و ترد علی فقراءھم۔(50) نبی اکرم ﷺ کے بعد حقیقی معنوں میں ان کے جانشین سیدنا ابو بکرؓ نے جب خلافت کو سنبھالا تو انہوں نے اسی روح کو اس سلطنت کے اندر برقرار رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی اور بڑی حکمت اور سمجھداری کے ساتھ نظام کو چلایا۔

محمد حسین ہیکل آپؓ کی اسی انتظامی حکمت عملی کو مد نظر رکھتے ہوئے لکھتے ہیں " رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے اتصال اور خود ان کے آپ سے بہت گہرے تعلق کے باعث ان کے زمانے میں جو نظام رائج ہوا وہ تقریباً وہی تھا جو رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تھا"(51) اور یہی عمل خلیفہ ثانی سیدنا عمرؓ کے نظام میں نظر آتا ہے جو مال آتا اس کو لوگوں میں تقسیم کر دیا جاتا۔ جس کی بناء پر عوام خوشحال ہوتے گئے بلکہ اس کا عملی پہلو سیدنا عمرؓ اور معاذ بن جبلؓ کی خط و کتابت

Ab*u*-A'laM*ū*d*ū*d*ī*, Syed, Tfh*ī*m-ul-Qur'ān(Lahore)Id*ā*rhTarjm*ā*n ulQur'ān.vol .5,p393

[49] اصلاحی، امین احسن، مولانا، تدبر قرآن، 7، 292-93

Am*ī*n *Ā*hsan Isl*ā*h*ī*, Tdb*ū*r-e- Qur'an,vol.7,p292-93

[50] بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، صحیح البخاری، رقم الحدیث: 1395

Muhammad bin ʿIsmāʿīl Al Bukhārī, Al Jāmʿi Al-Ṣaḥīḥ,hadith no:1395

[51] محمد حسین ہیکل، سیرت حضرت ابو بکر صدیقؓ، لاہور: مکتبہ میری لائبریری، 1979ء، ص 55

Muhammad Hussa*ī*n h*ī*cl, S*ī*rat Hzrat Ab*ū* Bakr Sdd*ī*q, (Lahore): Maktab Meri Libr*ī*ry,p55

ہے۔ حضرت معاذؓ نے لوگوں کی زکوۃ کا تہائی حصہ حضرت عمر کی طرف بھیجا تو حضرت عمرؓ نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا میں نے تمہیں مال جمع کرنے یا جزیہ وصول کرنے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اس لیے مامور کیا ہے ک تم امیر لوگوں سے مال وصول کر کے ان کے محتاجوں میں واپس کر دو۔اس پر حضرت معاذؓ نے کہا کہ میں نے کوئی چیز آپ کی طرف ایسی نہیں بھیجی کہ مجھے یہاں کوئی مستحق وصول کرنے والا مل رہا ہو۔ پھر اگلے سال معاذؓ نے آدھی زکوۃ بھیجی تو دونوں میں پہلی جیسی گفتگو ہوئی۔جب تیسرا سال ہوا تو حضرت معاذؓ نے تمام کی تمام زکوۃ ان کے پاس بھیجی اور جواباً حضرت عمرؓ نے وہی بات کہی۔تب حضرت معاذؓ نے کہا کہ یہاں مجھے ایک بھی ایسا نہیں ملتا جو مجھ سے کچھ (زکوۃ و صدقہ) لینے کا مستحق ہو۔[52]

دراصل یہ ایک نظام تھا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے عوام کو متعارف کروایا۔ جس کو بعد میں آنے والے خلفاء نے تھامے رکھا۔خلفاء راشدین کے دور میں معذور، بیوہ، یتیم اور نادار لوگوں کو حکومت سے گزارا ملتا تھا اور یہ معاملہ دور امیہ تک بھی چلتا رہا۔لوگوں کے نام رجسٹروں میں درج تھے جو کو باقاعدہ وظیفہ ملتا تھا۔تو یہ ایک حقیقت ہے کہ جب تک دولت خاص ہو تھوں میں رہے گی تو معاشرتی طبقات جنم لیں گے۔اسلیے اسلام کا دیا یہ اصول کہ گردش دولت اور تقسیم دولت پر عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔جب دولت معاشرے میں گردش کرے گی تو غربت خود بخود کم ہونا شروع ہو جائے گی۔

جمع پونجی کو کام میں لا کر سامان زیست کا ذریعہ بنانا:

اسلام انسان کو خود کام کرنے کے لیے ابھارتا ہے اور ایسے اصول وضع کرتا ہے جن کو اپناتے ہوئے انسان معاشرے میں خودداری کے ساتھ جینا سیکھ جاتا ہے۔ انسان اپنی ہی جمع پونجی خواہ وہ کتنی ہی کم کیوں نہ ہو اس کو استعمال میں لاتے ہوئے اس کو سامان زیست کا ذریعہ بنائے۔پاکستانی معاشرے میں لاکھوں روپے نہ ہوں تو سوال کیا جاتا ہے کہ کاروبار نہیں ہو سکتا حالانکہ اس کا تعلق اللہ کے فضل اور انسان کی محنت سے ہے۔اسی تھوڑی رقم یا سامان میں محنت کر

---

[52] ابوعبید القاسم، امام، کتاب الاموال (عبدالرحمن طاہر سورتی) اسلام آباد: ادارہ تحقیقات اسلامی، ص 878-79

Abū 'baid Al-Qāsim,Kitāb-ul-Amwāl (Abdul Rhmān Tāhir-Sūrtī) Islamabad: Idārhthqīqāt ī islāmī,p878-79

کے انسان بہت بلندی پر جا سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے اس امر کا نہ صرف تصور پیش کیا بلکہ عملی نمونہ بھی کر کے دکھایا ہے۔ حدیث میں ہے کہ

ایک بے روزگار انصاری نے خدمت میں حاضر ہو کر سوال کیا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کی تمہارے گھر میں کچھ ہے؟ اس نے عرض کیا حضور ایک کمبل ہے اس کو آدھا بچھا لیتے ہیں اور باقی کو یونہی اوپر ڈال لیتے ہیں اور ایک پیالہ ہے جس میں پانی پیتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا دونوں چیزیں لے آؤ۔ چنانچہ وہ لے آئے، آپ و نے ان کو اٹھایا اور نیلام کرنا شروع کر دیا۔ ایک صاحب نے ایک درہم لگایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے زیادہ کوئی دینے والا ہے؟ دوسرے صحابی نے دو درہم قیمت لگائی آپ ﷺ نے انہی کے حوالے کر دیا اور درہم انصاری کو دیکر فرمایا ایک درہم کا کھانا لیکر گھر پہنچاؤ اور دوسرے درہم کی کلہاڑی لیکر میرے پاس آؤ۔ جب وہ کلہاڑی لیکر آئے تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اس میں لکڑی جوڑ دی اور فرمایا جاؤ جنگل جا کر لکڑی کاٹو اور بازار میں جا کر فروخت کرو اور میں چاہتا ہوں کہ پندرہ دن میں تمہیں یہاں نہ دیکھوں۔ چنانچہ وہ صاحب گئے اور معمول بنالیا کہ صبح جنگل سے لکڑیاں لاتے اور شام کو بازار میں فروخت کرتے۔ ان کے پاس دس درہم جمع ہو گئے۔ اب ضرورت کے مطابق کچھ کپڑے اور کھانے کی چیزیں خریدیں اور ٹھیک پندھرویں روز حاضر ہو کر اپنی سر گزشت سنائی۔ آپ ﷺ نے جواب میں فرمایا کہ یہ اس سے کہیں بہتر ہے کہ تم کسی کے سامنے بھیک مانگو اور قیامت کے دن ذلت اٹھاؤ۔ سوال کرنا صرف تین حالتوں میں درست ہے ۔ سخت افلاس، قرض میں یا خون ناحق تاوان میں۔ ([53]کس خوب صورت انداز میں آپ ﷺ نے مسلمانوں کو تعلیم دی کہ جس پیشے سے حلال روزی کمائی جا سکے وہ کتنا ہی ادنی کیوں نہ ہو لوگوں کے سامنے دست سوال دراز کرنے سے کئی گنا بہتر ہے۔ امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ مواخات مدینہ بھی ایک طرح کا خود کفالتی پروگرام تھا جس میں اجڑے بچھڑے اور تہی دست افرا کو جائیدادوں کی قربانی دے کر مستحکم کیا گیا اور یوں چند دنوں میں دیکھتے ہی دیکھتے مہاجرین کے قدم جمتے چلے گئے۔ وہ مہاجرین جن کو انصار نے سہارا دیا، دوسروں کو سہارا دینے والے بن گئے۔ ([54])

---

[53] ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، امام، سنن ابی داؤد، رقم الحدیث: 1641
Slaīman Ibn Ash'ath Abu Dawūd, , Sūnan Abī Dawūd, Hadīth No:1641

[54] اسماعیل بن عمر ابن کثیر، امام، البدایہ والنہایہ، بیروت، 3،ص228
Ismāīl bin ‘Umar ibn e Kathīr,AlBidāyahwalNihāyah, (Beirut)vol.3,p228

زکوۃ غریبی کا شرطیہ علاج:

یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ذمہ اس کے خاندان کی کفالت کی ذمہ داری منسوب کی ہے لیکن ایسے لوگ جو مفلس ہیں یا محنت ومشقت کرنے کے باوجود اس قدر رقم کمانے سے عاجز ہیں تو ان کے رشتہ داروں کو ان سے بھلائی اور نیکی کرنے کا حکم دیا گیا ہے ۔اب یہ بھی ضروری نہیں کہ تمام لوگوں کے رشتہ دار یا خاندان کے افراد موجود ہوں جو ان کے مشکل وقت میں ان کی مدد کریں۔تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان یتیموں ، غرباء، مساکین ، اپاہج، نادار، کم سن معصوم بچے اور بیمار افراد کا معاشرے میں زندہ رہنا کیوں کر ممکن ہو، تو یقیناً اسلام انہیں فراموش نہیں کر سکتا تو اس لیے اللہ تعالیٰ مخلوق کے ایسے افراد پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے۔ جن پر اللہ کا خاص انعام ہے جن کو دنیا کی نعمتوں میں وسعت عطا فرمائی ہے کہ اپنے خاندانوں کے افراد کی نگہداشت کرنے کے بعد اگر کچھ زیادہ ہے تو ایسے لوگوں اور معاشرے کے افراد کی زندگیوں پر خرچ کریں جو اس وقت انتہائی مشکل حالات میں ہیں۔اس عمل کو اسلامی تعلیمات میں زکوۃ، صدقہ اور خیرات کے نام سے بولا جاتا ہے اور ان تمام چیزوں کا بنیادی مقصد دولت کو گردش میں لانا اور غربت کو بتدریج کم کرنا ہے۔ ضیاالدین احمد اس بابت لکھتے ہیں

There is general agreement that the first priority in the use of Zakat funds has to be accorded to the alleviation of poverty through assistance to the poor and the deed.([55])

زکوۃ دولت کو گردش دینے کے ذریعے سے پیدائش دولت کا سبب بنتی ہے اور پیدائش دولت غربت کے خاتمے کا ذریعہ بنتی ہے۔ محمد اکرم خان لکھتے ہیں:

Zakat is a positive factor in raising the level of consumption in the society . The heads of account on which zakat is distributed consist of mainly, poorer section of the society. These people have a higher marginal propensity to consume. Zakat transfer wealth from the rich to the poor or from people of lower marginal prosperisity to consume. In this way the aggregate demand rises which gives a boost to the level of employment.([56])

---

[55]Ahmad-zia-ud-deen, Islam, poverty and income distrbution, Islamic foundation, leicester, U.K, 1991, P48

[56]Akram khān, M, Issues in Islamic economics, Islamic publication, Lahore,1983,P14

اسی طرح روزگار کے مواقع پیدا ہوتے ہیں تو لوگوں کی قوت خرید میں اضافہ ہوتا ہے۔ قوت خرید میں اضافے کا مطلب یہ ہوا کہ غربت میں کمی ہوتی ہے اور مال میں اضافہ ہوتا ہے۔

نبی اکرم ﷺ کے عہد مبارکہ سے پہلے معاشرہ امیر اور غریب دو طبقوں میں بٹا ہوا تھا اس سلسلہ میں Gibb کچھ یوں تحریر کرتا ہے۔

But there was a darker side to the prosperity of Mecca. It displayed the familiar wills of wealthy commercial society, extremes of wealth and poverty, an underworld of slaves and hirelings, social class-barriers. ([57])

اسلام نے غریبوں کے حقوق کی بحالی کے لیے دراصل ایک تدبیر زکوۃ کے طور پیش کی۔ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حکومت وقت کی زیر نگرانی ساری امت کی دولت میں فقیروں اور مسکینوں کی عرایت کا حکم دیا اور اسے دین کا رکن، اسلام کا شعار اور اہم ترین عبادت قرار دیا ہے۔ قرآن مجید اس کی تعلیم دیتا ہے۔ یہ اسلامی برادری میں شرکت کی نشانی اور مسلمانوں کی بہت بڑی پہچان ہے ۔ چنانچہ لڑنے والے مشرکین کے بارے میں ارشاد فرمایا۔ فَإِن تَابُواْ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ وَآتَوُاْ الزَّكَاةَ فَخَلُّواْ سَبِيلَهُمْ إِنَّ اللّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔([58]) پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں تو ان کی راہ چھوڑ دو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے مزید ارشاد فرمایا: فَإِن تَابُواْ وَأَقَامُواْ الصَّلاَةَ وَآتَوُاْالزَّكَاةَ فَإِخْوَانُكُمْ فِيْ الدِّيْنِ۔([59]) پھر اگر وہ توبہ کریں اور نماز قائم رکھیں اور زکوۃ دیں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔

تفسیر طبری میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے تھے کہ تمہیں نماز کی پابندی اور زکوۃ کی ادائیگی کا حکم ہے لہذا ان کی پابندی کرو اس لیے کہ جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہ ہو گی۔([60]) اس کے علاوہ قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ زکوۃ کی فرضیت اور اس کی ادائیگی کے لحاظ سے بارہا مختلف مقامات پر ذکر کر چکا ہے اور ادا نہ کرنے والوں کے

---

[57] Gibb, H.A.R, Mohammedanism, Oxford university, Press, P25

[58] التوبۃ: ۵

Al Qur'ān 9:5

[59] التوبۃ: ۱۱

Al Qur'ān 9:11

[60] طبری، محمد بن جریر، امام، جامع الاحکام القرآن، بیروت: مطبوعۃ دار المعرفہ، ۴، ۴۶۹۔

Muhammad bin Jarīr Al Tabrī,Tafsīr Al Tabrī,(Beirut)Matbuahh Al maarifah, 1420H,vol.4,p469

لیے اس کی وعیدوں کا بھی ذکر آیا ہے۔ اگر صحیح معنوں میں زکوۃ کی ادائیگی بھی ہونا شروع ہو جائے اور صحیح معنوں میں حق داروں پر لاگو بھی کیا جائے تو یقیناً غربت کا مسئلہ حل بھی ہو سکتا ہے اور مطلوبہ شرح تبادلہ بھی حاصل ہو سکتا ہے۔

Islam can solve the problem of poverty, Consider the Zakat on money. Zakat is due at 2.5% on money that has been in one's possession for over a year. Now consider this simple fact, Farbes Magazine reported that in 2004, there were 587 billion airs worldwide, with a combined net worth of $ 1.9 trillion dollars. If in 2004, these 587 richest people in the world paid Zakat, we would have had $ 47.5 billion dollars distributed among the poor. This calculation has just considered less than 600 individuals on this earth. What about if everyone contributed to a global Zakat fund in the same way? The total world GDP was estimated in 1999 to be $ 27, 35.9 dollars. The 2.5% Zakat on this would amount to $ 683.95 billion dollars annually. ([61])

اس تمام گفتگو سے یہ واضح ہوا کہ اگر دنیا میں تمام اہل ثروت لوگ صحیح معنوں میں ہر سال زکوۃ اور اپنی زمینی پیداوار کا عشر نکالیں اور صحیح مقدار لوگوں پر استعمال کریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا نظام زکوۃ غربت کے خاتمے کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔

غربت کے خاتمے میں قرض حسنہ کا کردار:

اللہ تعالیٰ نے انسان کی فطرت میں جذبہ ہمدردی اور مشکل حالات میں ایک دوسرے کی مدد کرنا لازمی امر کے طور پر رکھا ہے۔ صرف یہ جذبہ رکھنے کے علاوہ مزید انسان کو بھلائی کرنے اور برائی سے روکنے کا حکم بھی دیا ہے۔ اسلام انسانیت کے ساتھ مشکل حالات میں تعاون کرنے کا درس بھی دیتا ہے لیکن کوئی بھی ایسا تعاون جس سے انسانیت یا معاشرت کی اقدار وروایات کے ٹھیس پہنچنے کا اندیشہ ہو، ان سے منع بھی کرتا ہے۔

وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ-([62])

اور نیکی اور پرہیزگاری میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

انسانیت کے پاس رزق کمانے کے دو بنیادی ذرائع موجود ہیں۔ ان میں ایک تو اندرونی ذرائع ہیں جن میں ان کی اپنی مالی استطاعت شامل ہے کہ بجائے کسی کے سامنے دست دراز کرنے کی بجائے اپنی جمع پونجی کو کام میں لا کر سامان

---

[61] www.al-Islam.com

[62] القرآن: المائدۃ: ۲

Al Qur'ān 6:2

زیست کا ذریعہ بنایا جائے اور دوسرا طریقہ ایسا خود کفالتی پروگرام ہے جس میں انسان گداگری یا بھیک مانگنے جیسے افعال کی بجائے دوسرے مسلم بھائی سے ایسی رقم قرض حسنہ کے طور پر ادھار لے، جس پر کوئی سود یا اس سے ملتے جلتے باقی معاملات کا اطلاق نہ ہوتا ہو ۔ جسے شریعت اسلامی میں "قرض حسنہ " کی اصطلاح کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی اس کی تعریف کچھ یوں کرتے ہیں۔

Landing with no obligation for the borrower more than returning the principal.([63])

کسی کو اس طرح کا ادھار دینا کہ اس سے اصل رقم کے علاوہ کسی اضافے کا مطالبہ نی کیا جائے۔

اس تعریف کے مطابق قرض حسنہ سے مراد دراصل کسی شخص کو سود کے بغیر قرض دینا ہے جس سے انسان اپنی ضروریات کو پورا کرے اور وہی رقم وقت متعین (وعدے کو پورا کرتے ہوئے) تک اپنے بھائی کو واپس لوٹا دے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کی فضیلت کچھ یوں بیان فرمائی ہے۔

مَّن ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّہَ قَرْضاً حَسَناً فَیُضَاعِفَہُ لَہُ أَضْعَافاً کَثِیْرَۃً-([64]) ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسنہ دے تو اللہ اسکے لیے بہت گنا بڑھادے۔ عبد اللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مامن مسلم یقرض مسلماً قرضا مرتین الا مکان کصد قتھا مرة-([65])جب کوئی مسلمان کسی دوسرے مسلمان کو دو مرتبہ قرضہ دے تو یہ اسی طرح ہے کہ اس نے اتنا مال ایک دفعہ صدقہ کیا۔ ایک دوسری روایت میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (کل قرض صدقۃ)([66])ہر قرض پر صدقہ کا ثواب ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

---

[63]Siddiqi, Mohammad Nejatullah, Riba, bank interest and the rational of its prohibition, Islamic development bank, Jeddah, 2004, P48

[64]القرآن: البقرۃ:۲۴۵

Al Qur'ān 2:245

[65]بخاری، محمد بن اسماعیل، امام، الصحیح البخاری، رقم الحدیث:2320

Muhammad bin ʿIsmāʿīl Al Bukhārī, Al Jāmʿi Al-Ṣaḥīḥ,hadith no: 2320

[66]محمد بن یزید ابن ماجہ، امام، سنن ابن ماجہ، رقم الحدیث:2430، ریاض، دار السلام

Muhammad ibn Yazīd Ibn Mājh,Sūnan Ibn Māja, hadīth No:2430(Ryādh) Dar us Salām

رایت لیله اسریٰ بی علی باب الجنة مکتوبا:الصدقة بعشر امثالها، والقرض بثمانیة عشر، فقلت: یا جبرائیل ! ما بال القرض افضل من الصدقة ؟قال: لان السائل یسائل و عنده، والمستقرض لا یستقرض الامن حاجة،(٦٧)

معراج کے موقع پر میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا کہ صدقے کا ثواب دس گنا اضافے کے ساتھ دیا جاتا ہے جب کہ اٹھارہ گنا دیا جاتا ہے، تو میں نے جبرائیل سے پوچھا کیا وجہ ہے کہ قرض کا ثواب صدقہ سے بھی زیادہ ٹھرایا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ سائل کبھی اس حال میں مانگتا ہے کہ اس کے ساتھ کچھ ہوتا ہے جب کہ قرض تو انتہائی ضرورت کے تحت لیا جاتا ہے۔ معاشرے کے صحت مندانہ پہلو کا میعار ذکر کرتے ہوئے مولانا مودودی لکھتے ہیں: کہ اس(معاشرہ) کے افراد اپنی اس طرح کی اخلاقی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوں۔ اگر کوئی معاشرہ اپنے ضرورت مند بھائیوں کو ضرورت کے وقت قرض نہیں دے پاتا تو صریحاً اس بات کی علامت ہے کہ اس معاشرے کی اخلاقی آب وہوا خراب ہے جس کی اصلاح کی اشد ضرورت ہے۔(68) پاکستان میں ایسے مخیر حضرات کی کمی نہیں ہے جن کی زندگیاں صدقہ وخیرات سے عبارت ہیں۔ خیرات کا سسٹم دنیا کے ۱۴۰ ممالک میں رائج ہے لیکن اہل پاکستان خیرات کرنے میں دنیا بھر میں پانچویں نمبر پر آتے ہیں۔ ۱۹۹۸ء میں پاکستان کے باسی ۷۰ ارب روپے خیرات کرتے تھے۔ ۲۰۰۶ء میں یہ رقم دگنی ہو کر ۱۵۰ ارب کو جا پہنچی ہے۔(69)(ضرورت صرف اس امر کی ہے کہ یہاں ایسا کوئی منظم نظام نہیں ہے جس کے مطابق اس رقم کو کسی صحیح عمل میں لایا جاسکے)۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بھائی چارے اور اخوت کے اسلامی تصور پر عمل پیرا ہو کر معاشرے کے افراد کو اس طرف قدم بڑھانا ہوگا۔ لیکن خود کفالتی پروگرام کے تحت حکومت وقت اور ریاست کی یہ اولین ذمہ داری ہے کہ وہ ریاست میں رہنے والے تمام افراد کی کفالت کرے۔ بہت سے ایسے ممالک ہیں جو اپنے شہریوں کو خوشحال بنانے کے لیے مختلف قسم کے مالیاتی منصوبے ترتیب دیتے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے ملک میں بھی بے نظیر انکم سپورٹ کے نام سے مستحق گھرانوں کو ایک خاص رقم دی جارہی ہے جو کہ تقریباً ۱۰۰۰ روپے ہے اور

---

[67] ایضاً: رقم الحدیث: ۲۴۳۱

Abid:Hadīth No:2431

[68] ابوالاعلیٰ مودودی، سید، سود، لاہور،: اسلامک پبلیکیشنز، ۲۰۰۵ء، ص ۱۸۵

Abū A'la Mūdūdī, Syed, Sōd, (Lahore) Islamic Publications,2005,p185

[69] جاوید چوہدری، اللہ کے نام پر (کالم) ،روزنامہ ایکسپریس، اسلام آباد، ۸ اکتوبر، ۲۰۰۶ء

Javaidchūdary, Allah ky nām per(coloum) Daily express, Islamabad, 8 oct 2006

اب بڑھا کر ۱۲۰۰ کر دی گئی ہے۔ جو کہ جولائی ۲۰۱۴ میں اس رقم سے ایک اشاریہ سات ملین یعنی سترہ لاکھ افراد مستفید ہوئے جب کہ ۳۱ دسمبر ۲۰۱۴ میں یہ تعداد ۷.۴ لاکھ تک جا پہنچی۔ (70) اس میں شک نہیں کہ ایسے معاملات میں کئی قسم کے نقائص موجود ہیں لیکن ان کو بہتر بنا کر قوم کو خود کفیل بنانے کی کوشش کی جاسکتی ہے جیسا کہ حکومت پنجاب نے کچھ ایسے پروگرام جن میں کیری ڈبہ گاڑیوں کو آسان اقساط پر دینے کا فیصلہ کیا اور لوگوں نے اس سے خوب فائدہ اٹھایا۔ ہاں اس میں سودی اگر کوئی شکل موجود ہے تو اس میں علماء کی آراء پر اس کو پرکھا جا سکتا ہے۔ اسی طرح مختلف لون لینے اور دینے کی اسکیمیں بھی منظر عام پر آئیں ہیں۔ لوگ اس سے بھی استفادہ کر رہے ہیں لیکن ان کے زیادہ کامیاب نہ ہونے کی وجہ سودی معاملات ہیں۔ جن کو مذہبی حلقوں میں کچھ اچھی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ بہر حال مختلف حکومتوں کی یہ اچھی کاوشیں ہیں جن کو سراہنا بحیثیت مسلمان دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ بینک بھی قرض حسنہ دے کر معاشرے کے افراد کی مدد میں شامل ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ ملائیشیا کا اسلام بینک، بینکاری کے ساتھ ساتھ قرض حسنہ کی سہولت بھی فراہم کرتا ہے۔ جس شخص کو قرض کی ضرورت ہوتی ہے وہ بینک سے رجوع کرتا ہے۔ بینک درخواست کا جائزہ لینے کے بعد اسے سونا یا چاندی بطور ضمانت رکھوانے کی درخواست کرتا ہے۔ جب گاہک بینک کے پاس زیور جمع کروا دیتا ہے تو بینک اس زیور کی بازاری قیمت کے ساتھ 60% کے برابر قرض جاری کر دیتا ہے اور زیور لاکرز میں رکھنے کے عوض چارج وصول کرتا ہے۔ اسلام بینک ۲۵ ہزار ملائیشین رنگٹ تک کی رقم بطور قرض دیتا ہے۔ (71)

تعاون باہمی میں تنظیموں کا کردار:

قرض حسنہ دینے والے ذرائع میں سے ایک اہم ذریعہ نیکی میں تعاون کرنے والی سماجی تنظیمیں بھی ہیں جو غیر سودی نظام پر قرض حسنہ کی مد میں لوگوں کو پیسہ دیتی ہے۔ اور ایسی تنظیمیں پاکستان سمیت مختلف ممالک میں موجود ہیں۔ لیکن جو نتائج اور کارکردگی پاکستان میں موجود "اخوت" (72) نے دکھائی ہے وہ اور کہیں نظر نہیں آئی۔

[70] Http:// bisp.gov.pk/ default.aspx

[71] Muhammad obaidullah, Dr, Islamic financial services, IIRI, jeddah, P101

[72] اخوت دراصل پاکستان میں بلا سود قرضے فراہم کرنے والی تنظیم ہے جس کے عمل میں لانے والے ڈاکٹر امجد ثاقب ہیں جو ایک بیوروکریٹ تھے ۲۰۰۱ء میں اخوت کا پہلا قرضہ صرف ۱۰ ہزار پر مشتمل تھا۔ لیکن یہ بلا سود نظام ایسا شفاف تھا کہ اہل ثروت اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ لہذا ان کے جوق در جوق ملنے سے اخوت دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتی چلی گئی۔ ۱۱-۲۰۱۰ میں اس

خلاصہ بحث:

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ غربت اور امارت زندگی کے دو اہم پہلو ہیں لیکن اسلام غربت کو ختم کرنے کے نہ صرف طریقہ کار کی تعلیمات دیتا ہے بلکہ تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ معاشروں میں سے غربت کے خاتمے کا عملی طور پر حال یہ تھا کہ زکوۃ دینے والے موجود تھے لیکن وصول کرنے والا کوئی نہ تھا۔اور اس کی بنیادی وجہ گردش دولت کا اہتمام تھا۔جس وفاق میں یہ اہتمام نہ ہو وہ وفاق قائم نہیں رہ سکتا۔بلکہ وہاں کا مظلوم اور محروم طبقہ دشمن کو خوش آمدید کہتا ہے اور جو قوم گردش دولت کا مناسب انتظام نہ کر پائے وہ معاشرہ، معاشی بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔یہی دولت کی گردش معاشی ترقی اور معاشی خوشحالی کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔روزگار کے مواقع میسر ہوتے ہیں اور مجموعی روزگار کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔غریبی قویٰ انسان پر برا اثر ڈالتی ہے بسا اوقات انسانی روح کے آئینہ کو اس قدر زنگ آلود کر دیتی ہے کہ اخلاقی لحاظ سے اس کا وجود اور عدم برابر ہو جاتا ہے۔جو نظام بھی متعارف کروائے گئے چاہے وہ اشتراکیت ہو یا سرمایادارانہ نظام، سب اپنی اپنی انتہاؤں پر تھے جن کی وجہ سے باقی نہ رہ سکے۔لیکن اسلام ان میں اعتدال کی راہ ہموار کرتا ہے۔نجی ملکیت کا حق بھی دیتا ہے اور مسلم بھائیوں کے ساتھ حسن سلوک کی رغبت بھی پیدا کرتا ہے۔اس مقصد کے لیے زکوۃ، عشر ،صدقہ، خیرات اور فطرانہ کا حکم بھی دیتا ہے جب کہ اموال غنیمت کی شکل میں اموال کے اصول وضوابط بھی متعارف کرواتا ہے۔تو لہذا ضروری ہے کہ اگر معاشرے میں سے غربت کا خاتمہ کرنا ہے تو اسلامی احکامات کو نہ صرف نافذ کرنا ہو گا بلکہ اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہو گا۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

---

نے ایک ارب کے قرضے لوگوں میں تقسیم کر ڈالے۔١٢-٢٠١١ میں یہ حجم دو چند ہو گیا اور دو ارب تک جا پہنچا۔(راجہ انور، """اور نکلیں گے عشاق کے قافلے""" (کالم) روزنامہ نئی بات ٢٥ مئی ٢٠١٢، لاہور)

R$\bar{a}$ja Awar, a$\bar{u}$r nikla$\bar{\imath}$n geu'sh$\bar{a}$q k q$\bar{a}$fle(colom)rozn$\bar{a}$ma n$\bar{\imath}$ b$\bar{a}$t,Lahore,12 may 2012